تراویح میں امام بھول جائے، تو کیا فوراً لقمہ دے سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Sar- 7799 تاریخ:11-04-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نمازِ تراویح وغیرہ میں امام بھول جائے یا اٹک جائے، تو کیا سامع یا مقتدی کو فوراً لقمہ دینا چاہیے یا کچھ انتظار کرنا چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام صاحب نمازِ تراویح وغیرہ پڑھاتے ہوئے اٹک جائیں، تو انہیں لقمہ دینے میں کچھ توقف کرنا چاہیے کہ فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ امام صاحب کو اسی وقت یاد آجائے، ہاں اگر امام صاحب کی عادت معلوم ہے کہ جب بھولتے ہیں، تو ایسے الفاظ نکالتے ہیں کہ جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو مقتدی فوراً لقمہ دے۔

شیخ الاسلام ابو بکر محمد بن احمد سرخسی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”لا ینبغی أن یعجل بالفتح علی الامام“ ترجمہ: مقتدی کے لیے لقمہ دینے میں جلدی کرنا، مناسب نہیں۔

(المبسوط للسرخسی، ج01، ص193، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”یکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعتہ لجواز ان

يتذكر من ساعته" ترجمہ: مقتدی کے لیے فوراً اپنے امام کو لقمہ دینا مکروہ ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ امام کو اسی وقت یاد آجائے۔ (فتاوی هندیه، کتاب الصلاۃ، ج01، ص99، مطبوعه کوئٹه)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: "فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جبکہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رُکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں، جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو فوراً بتائے۔"

(بہارشریعت، ج01، ص607، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

09رمضان المبارک1443ھ11اپریل2022ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دارالافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے